87898- مستقل طور پر نکاح مسجد میں کرنا اور نکاح کی ابتدا قرآن کی تلاوت اور وعظ و نصیحت سے کرنا

سوال

مندرجہ ذیل طریقہ سے مسجد میں نکاح کرنے کا حکم کیا ہے :

نکاح سے قبل تلاوت کی جائے اور پھر ایک شخص وعظ و نصیحت کرے، کیا ایسا کرنا صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جمہور فقہاء کرام نے مسجد میں نکاح کرنے کو مستحب قرار دیا ہے، اور اس کی دلیل میں
ایک حدیث پیش کی ہے لیکن یہ ضعیف ہے :

"

اس نکاح کا اعلان کرو، اور اسے مسجد میں کیا کرو اور نکاح میں دف بجایا کرو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (
1089
) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف ترمذی میں اسے ضعیف قرار دیا ہے، لیکن اعلان نکاح
کرنا چاہیے.

مجمع الانہر میں درج ہے :

"

عقد نکاح مسجد میں کرنا مستحب ہے، اور جمعہ کے روز نکاح کرنے اور اس روز رخصتی میں
اختلاف ہے، لیکن اختیار یہی ہے کہ مکروہ اس وقت ہوگا جب اس میں کوئی دینی فساد اور
خرابی پائی جائے " انتہی

دیکھیں : مجمع الانہر (
317/1
).

اور خرشی نے شرح خلیل میں لکھا ہے :

"

یعنی عقد نکاح مجرد ایجاب و قبول جائز ہے، بلکہ مستحب ہے" انتہی

دیکھیں : شرح خلیل (

71/7

).

اور نھایۃ المحتاج میں درج ہے :

"

شوال میں نکاح اور رخصتی کرنا، اور نکاح مسجد میں کرنا مسنون ہے، اور عقد نکاح
لوگوں کی ایک جماعت اور صبح کے وقت ہونا چاہیے" انتہی

دیکھیں : نھایۃ المحتاج (

185/6

).

اور کشاف القناع میں درج ہے :

"

اس میں عقد نکاح مباح ہے، بلکہ جیسا کہ بعض اصحاب نے بیان کیا ہے مستحب ہے" انتہی

دیکھیں : کشاف القناع (

368/2

).

دوم :

مسجد میں عقد نکاح کے لیے شرط ہے کہ ایسا کرنے سے مسجد کی حرمت کی پامالی نہ ہو،
اور وہاں کوئی برا اور غلط کام بھی نہ کیا جائے، مثلا دف بجانا، اور اسی طرح وہاں
اشعار اور غزل بھی نہ پڑھیں جائیں، بلکہ صرف عقد نکاح ہی پر اکتفا کیا جائے.

اور اگر قرآن مجید کی تلاوت ہو یا پھر کوئی شخص وعظ و نصیحت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس پر ہمیشگی نہیں کرنی چاہیے؛ کیونکہ نکاح وغیرہ کی تقریب میں قرآن مجید پڑھنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی، بلکہ بعض اہل علم نے تو اسے بدعت میں شمار کیا ہے.

شیخ عبد الرزاق عفیفی رحمہ اللہ سے شادی وغیرہ کی دوسری تقریبات میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کا حکم دریافت کیا گیا کہ آیا یہ بدعات شمار ہوتی ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

"

یہ بدعات میں شامل ہے کہ اجلاس کو رسما تلاوت قرآن مجید سے شروع کیا جائے، کیونکہ اس کی کوئی نص اور دلیل نہیں ملتی، لہذا اسے عادت نہیں بنانا چاہیے، لیکن بعض اوقات ایسا کرنا جائز ہے، جب کبار علماء کمیٹی کے اجلاس کی کاروائی قرآن مجید کی تلاوت سے شروع کی گئی تو میں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے عرض کیا تھا :

یہ بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ثابت نہیں ہے، حالانکہ آپ بہت زیادہ اجلاس کرتے اور مجلسیں بہت زیادہ ہوتی تھیں، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو امام ہیں جن کی اقتداء کی جاتی ہے.

لیکن اگر نصیحت آیات قرآنی پر مشتمل ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی

ماخوذ از : فتاوی و رسائل الشیخ عبد الرزاق عفیفی (
621
).

واللہ اعلم.